عطرِ سخن

فریبِ دلربائی مین ہی گستاخ
یہ سنبل ہی کہ زلفِ مہوشان ہی

یہ کسکی تک رہی ہی راہ نرگس
کہ سرتاپا نگاہِ ناتوان ہی

یہ کسکی زلف کی لاتی ہی نکہت
جو بادِ صبحدم عنبر فشان ہی

بہار آئی بہار آئی چمن مین
یہی سب دوستونکی داستان ہی

عزیزو مفت ہی سیرِ گلستان
کشادہ در ہی سوتا پاسبان ہی

نہین صیاد کا ڈر بلبلون کو
کہ شاخِ گل پہ اونکا آشیان ہی

طمانیت ہی مرغانِ چمن کو
نہ کھٹکا ہی نہ خوفِ باغبان ہی

جو گلگشتِ چمن کو مین بھی آیا
تو دیکھا اوسمین اک عالی مکان ہی

تعالی اللہ کیسا قصرِ عالی
کہ جسکے وصف مین قاصر زبان ہی

وہ ایوانِ ضیا گستر کہ جسکی
زمین بوسی کو جھکتا آسمان ہی

اگر خورشید ہی ذرہ ہی اوس کا
اگر مہتاب ہی اوسکی کتان ہی

تماشا ہی بلا گردانِ فانوس
کہ اوسکی شمع کا پروانہ جان ہی

ملائک سب کھڑے ہین دست بستہ
کمر باندھے ہوئے ہر انس و جان ہی

مکان آراستہ کرنے کو طیار
درِ دولت پہ حاضر اک جہان ہی

چمکتا نور ہی اوسکی جبین سے
بشارت ہر اشارت سے عیان ہی

تبسم سے عیان احیاے اموات
تکلم جانفزائے مردگان ہی

نشان دیتا ہی ہر شے کو بکرار
کہ دیکھو یہ یہان ہی وہ وہان ہی

خود ایسی کار فرمائی سے اپنی
نہایت خوش ہی بیحد شادمان ہی

جو اوسکے پاس جا کر مینے پوچھا
ترا کیا نام ہی بستا کہان ہی

یہ گھر تیرا ہی یا جنت ہی یا عرش / کہ شان برتری اوس سے عیان ہی
کہاں عیسی گردوں نشیں ہوں / مکان میرا چہارم آسمان ہی
یہ گھر میرا نہیں جو تو ہی سمجھا / ادب سے دور یہ تیرا گمان ہی
تعالی اللہ یہ وہ آستان ہی / کہ جبریل اوسکا ادنی پاسبان ہی
مکان یہ مولد شاہ زمان ہی / مکان یہ سجدہ گاہ قدسیان ہی
نہ جنت ہی نہ ہی عرش معلی / محمد مصطفے کا یہ مکان ہی
محمد سر پنہان میں نہان ہی / محمد عین اعیان عیان ہی
محمد بادشاہ دو جہان ہی / محمد قبلہ گاہ مقبلان ہی
محمد شمع ہی بزم قدم کا / محمد مالک کون و مکان ہی
محمد فخر ہی پیغمبرون کا / محمد مقتداے مرسلان ہی
محمد ہی چراغ افروز ہستی / محمد قالب عالم کی جان ہی
محمد ہی دواے دردمندان / محمد چارہ بیچارگان ہی
محمد سے ہوئی تکوین کونین / محمد مدعاے کن فکان ہی
محمد ہی بہار باغ ایجاد / محمد مقصد ہر این و آن ہی
محمد ہر جراحت کا ہی مرہم / محمد مونس دل خستگان ہی
محمد رنگ و بو ہی ہر چمن کا / محمد آبروے بحر و کان ہی
محمد ہی محمد ہی محمد / فرشتون کا بھی ورد زبان ہی
خبر دینے کو آیا ہوں زمین پہ / کہ آمد آمد اب اوسکی یہان ہی
نہ تنہا مینے پائی ہی یہ خدمت / خضر بھی اوسکے موکب مین دوان ہی

خلیل اللہ کو ایسی ہی خلت — کہ ہاتھونسے لیے نعمت کا خوان ہی
کریگا آج اوس مہمان کی دعوت — کہ گردون جسکے مطبخ کا دھوان ہی
وہ صورت دیکھکر کہتا ہی یعقوب — مجھے انصاف ہی لازم بیان ہی
نہین یوسف کو کچھ احمد سے نسبت — مگر فرقِ زمین و آسمان ہی
جو یوسف ہی فقط میرا ہی محبوب — تو وہ محبوبِ خلاقِ جہان ہی
کہا یوسف نے مین شیدا ہون اوسکا — کہ مجکو چاہ اوسکی حرزِ جان ہی
کلیم اللہ نے پوچھا خدا سے — کہ نازِ لن ترانی اب کہان ہی
برای العین دیکھا مصطفےٰ نے — جو میری آنکھون سے اب تک نہان ہی
ہوا مسندنشینِ عرش ایسا — کہ گویا خود مکینِ لامکان ہی
ندا آئی تعجب کیا ہی موسےٰ — عیان ہی یہ نہ محتاجِ بیان ہی
کہ تو عاشق ہی اور معشوق وہ ہی — سمجھ لے فرقِ نازک درمیان ہی
مسیحا کا بیان یہ سنکے ہاتف — پکارا ہان نشاطِ جاودان ہی
مبارک ہو مبارک ہو مبارک — ہوا پیدا شہنشاہِ زمان ہی
ہوا پیدا وہ شمعِ عالم افروز — کہ نورانی زمین و آسمان ہی
ہوا پیدا وہ دریای حقیقت — کہ جسکا ابرِ رحمت دُرفشان ہی
اوسکے ظاہر و باطن سے پیدا — ہو الظاہر ہو الباطن کی شان ہی
ہو الاول ہو الآخر کا مضمون — اوسی کی حُسن صورت سے عیان ہی
اوسکے واسطے پیدا ہوا سب — جو عالم مین عیان ہی یا نہان ہی
اوسکے رشحۂ فضل و کرم سے — گلستان مین بہارِ بیخزان ہی

اوسیکا نور پھیلا ہی کہ ہر سو — تجلی شعل افروز جہان ہی
مسلمانونکے گھر شادی ہی شادی — مسرت کار وان در کار وان ہی
مجالس کی وہ کثرت ہی کہ ہر دم — جہان دیکھو فراہم اک جہان ہی
محک ہی مجلس میلاد یارو — قلوب نیک و بد کا امتحان ہی
جو کاسد ہی وہی جلسہ ہی فاسد — نہ وان اوسکی رہائی ہی یہان ہی
جو کامل ہی اوسے ایمان ہی حاصل — معین اوسکا شفیع آستان ہی
فضایل یون تو ہر مجلس کے جو ہین — علیم اوسکا خدائے غیب دان ہی
وے اس گھر مین جو ہوتی ہی مجلس — عجب آئینہ دار عز و شان ہی
فرشتون تک پہونچتی ہی جو خوشبو — تو کہتے ہین کہ یہ مجلس کہان ہی
محی الدولہ کے گھر مین ہی مجلس بر — کہ اوس سے عطر بیز و مغز جان ہی
محمد یار و یاور ہوے اوسکا — جو نام اوسکا محمد یار خان ہی
سنو چلکر بیان عاشق زار — کہ رشک بلبل بے خانمان ہی
سنو چلکر ثنا خوان پیمبر — دکن مین طوطی ہندوستان ہی
کہین اوسکی دعا پر ہم سب آمین — کہ مقبول خدائے انس و جان ہی
الٰہی بانی محفل سلامت — رہے با عافیت جب تک جہان ہی
جزاہ اللہ فی الدارین خیرا — جہان مین خیر کا جب تک نشان ہی
ترے محبوب کی مجلس ہین اسدم — جو حاضر کودک و پیر و جوان ہی
مرادین سبکی حاصل ہون خدایا — ترے در تک جو جو بندگان ہی
دعا سے مدعا ہوتا ہی حاصل — تو ایسا کارساز دو جہان ہی

ترے فضل و کرم پر سب ہین نازان
تجھی سے التجا ہے عاصیان ہے

تجھی سے مقصدِ دل مانگتا ہون
کہ میرا حال سب تجھپر عیان ہے

غمِ دوری سے ایسا ناتوان ہون
کہ بارِ زندگی مجھپر گران ہے

مدینے کی تمنا مین شب و روز
دلِ رنجور بے تاب و توان ہے

مدینے کی طلبگاری مین ہردم
تڑپتی روح ہے اور لب پہ جان ہے

مدینے مین مجھے پونہچا دے یارب
یہی ہردم مرا وردِ زبان ہے

مدینے کی زمین کا رزق ہوجاے
یہ تن میرا جو مشتِ استخوان ہے

مدینے کی رہیگی مجکو حسرت
بدن مین جب تلک روحِ روان ہے

مدینے کی زیارت ہو میسر
مناجاتِ شہیدِ خستہ جان ہے

مدینے مین ہی میرا خاتمہ ہو
کہو آمین بس اب ختم بیان ہے

غزلہاے بحرِ طویل بطرحِ خاص اردو و فارسی

یہ سحر کیسی ہے پر نور کہ جھومے ہین سرور ہر اک باغ مین معمور ہے سامانِ بہار
گل چھمکتا ہے چمن زور مہکتا ہے ٹپکتا ہے ہر اک شاخ تر و تازہ سے فیضانِ بہار
کیا جھمکڑے سے چلی آتی ہے سرمستِ ادا بلبلِ شوخی و حیا نکہتِ گل دست و گریبانِ بہار
تا کسی خار سے اونچھے نہ کہین پاؤن نہ لگے گردِ زمین ہاتھ مین پھولون کے ہے دامانِ بہار
شیشہ ہے غنچہ و گل ساغرِ لبِ سرخی گلنار مین ہے بادۂ گلرنگ کی فوحی و ترنگ
ابر کہسار سے اوٹھا [illegible]

سرو ہی منتظر استادہ کہ کون آتا ہی اس باغ مین جو آج ترقی ہی شانِ بہار
مثلِ آئینہ ہی حیرت زدہ نرگسِ نگران و دیدہ حیران ہی کہ کسواسطے گلزار مین آج
دلربایانہ نئے رنگ نئے ڈھنگ عجب ناز سے انداز سے رقصان ہین عروسانِ بہار
فرش ہے عرش تلک برقِ تجلی کی جھلک جسکا کبھی چشمِ فلک نے بھی نہ دیکھا تھا فروغ
یک بیک ہونے لگے ایسے ہویدا و نمودار کہ بے پردہ دکھائی دینے خوبانِ بہار
ہر طرف مرغِ خوش آواز کا غل خندۂ گل نغمۂ بلبل کی باہم چھیڑ چہل موہ کا شور
سُنکے دل مست ہوا ہوش اوڑ الیگئی کوئل کی صدا بادِ صبا ہوتی ہی قربانِ بہار
میر احمد رو سے کہتے ہین بلبل جو بلا نغمہ سرا زمزمہ پیرا ہمہ تن محو وصال
مین پوچھا انہین معلوم کہ کیون دھوم ہی گلشن مین ہوا کونسا گل آج مہمانِ بہار
یون جواب اُسنے دیا مجکو کہ یہ ماہ مبارک متبرک جو ہی مشہور جہان شہرِ ربیع
جسکی ہر صبح صفا خیز سے ہر شام دلاویز سے پیدا و ہویدا ہوا عنوانِ بہار
اس مہینے مین تجلی کدۂ قدس سراپردۂ وحدت سے ہوا نورِ الٰہی کا ظہور
دمبدم مژدۂ دیدار ہی پیہم کہ ہوا جلوہ فزا گلشنِ ایجاد مین سلطانِ بہار
یعنی سلطانِ رسل شمعِ سُبل مظہرِ کل احمدِ مرسل نے کیا تختِ شہانہ پہ جلوس
گرد گرد اوسکی تہ لولاک گلِ گلشنِ توحید کے ہی شبنمِ جبریلِ مگس رانِ بہار نظر
کیا فریبندۂ دل احسن خداداد ہی جو سارے ہی خدائی مین کوئی اوسکا نہین شبہ و نظیر
باغبانِ ازل اوسکی گل کی کھاتا ہی قسم جسپہ قدم رکھتا ہی وہ سرو خرامانِ بہار
نکہت اوسکی زلفِ معنبر کی بہت جلد اوڑا لاتی ہی بادیہ کیا کرتی ہی تقسیم نسیم
[illegible] خوشبو ہی اسے جی اوٹھتے ہین جسکو سے چہ کرتا ہی گذر وہ گلِ خندانِ بہار

افضل الدولہ کا گھر محفلِ میلاد سے آباد ہے دلشاد ہے ہر گاہ خدا اوسکی مراد
یعنی اولاد خدا داد جو نو بادۂ اقبال ہو سبز رہے اوس سے گلستانِ بہار
حیدرآباد کے ہر کوچہ و بازار سے آتی ہے صدا زمزمۂ نعتِ پیمبر کی شہید
اک غزل فارسی کی ہین ہبھی پڑھون سن کے جسے جوش مین آجاے ابھی خونِ شہیدانِ بہار

غزلِ فارسی

ای رخت گل سخنت مُل دہنت غنچہ تنت جان و لبت لعل و قدت سرو خرامانِ بہار
چشم نرگس مژہ تیر و خم ابرو چو کمان و خجل از زلف و خطت سنبل و ریحانِ بہار
فرشِ مخمل بریست سبزہ فرو چیدہ و افروختہ از لالہ و گل بود چراغانِ بہار
تو پی سیرِ چمن رفتی و گرم آمد برقِ رخ تابندہ وزد شعلہ بدامانِ بہار
در غمِ موی میانِ تو چنان زار و نزارند و نحیفند و ضعیفند و سبکبار و حقیر
کہ صبا تختۂ تابوت روان و کفن از برگِ گل تازہ بود بہر شہیدانِ بہار
نہ مرا صبر و قراری نہ کسی مونس و یاری نہ رفیقی نہ شفیقی نہ انیسی نہ جلیس
من باین خستگی و غربت و تنہائی و وحشت بچہ سامان بکنم سیرِ گلستانِ بہار
پر پرواز نمی دارم و اندر قفسِ تنگ گرفتارم و بیمارم و دلگیرم و اسیر
تو صبا از رہ لطفی و وفائی ز منِ خستہ سلامی برسانی بشہیدستانِ بہار
بوسہ بر سنگِ درِ بادشہ یثرب و بطحا زن و بکن عرض پیامی ز منِ بی پر و بال
کای شہ ہر دو سرا بہر خدا رحم بفرما کہ خزان دیدہ رسیدہ در چمنستانِ بہار
این شہید ست جگر تفتہ و پژمردہ و افسردہ و غم دیدہ و شوریدہ و آشفتہ دماغ

کہ دیوانگی و وحشت و سودا و جنون و غم و احوال بہ نسبت غزل خوانِ بہار

لِلّٰہ الحمد کہ یہ نظمِ بہاریہ ہوئی بارگہِ اقدسِ سلطانِ دو عالم مین قبول
فخر کرتا ہون اسی بات پہ اور شکر بجا لاتا ہون یہ عجب ہے مجھ پر ہوا احسان بہار

قصیدے کے خاتمے مین جہان نواب مغفرت مآب محی الدولہ بہادر مرحوم کا نام ہے وہ اشعار اونھین کی خاص مجلس مین پڑھے جاتے تھے اور مجالس مین حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ اسطرح فرمایا کرتے تھے

فضائل مجلس مولد کے جو ہین — علیم اوسکا خدائے غیب دان ہے
فرشتون تک پہونچتی ہے جو خوشبو — تو کہتے ہین کہ یہ مجلس کہان ہے
معطّر ہے مشامِ جان ہمارا — چلو سب مل کے یہ مجلس جہان ہے
سنو چلکر بیانِ عاشقِ زار — کہ رشکِ بلبلِ بے خان و مان ہے
سنو چلکر ثنا خوانِ پیمبر — دکن مین طوطیِ ہندوستان ہے
کہین اوسکی دعا پر ہم سب آمین — کہ مقبولِ خدائے انس و جان ہے
الٰہی بانیِ محفل سلامت — رہے باعافیت جب تک جہان ہے
جزاہ اللہ فی الدارین خیرًا — جہان مین خیر کا جب تک نشان ہے
ترے محبوب کی مجلس مین اسدم — جو حاضر کودک و پیر و جوان ہے
مرادین سب کی حاصل ہون خدایا — ترے در تک رجوعِ بندگان ہے
دعا سے مدعا ہوتا ہے حاصل — تو ایسا کارسازِ دو جہان ہے
ترے فضل و کرم پر سب ہین نازان — تجھی سے التجائے عاصیان ہے
تجھی سے مقصدِ دل مانگتا ہون — کہ میرا حال سب تجھ پر عیان ہے

غم و درد سے ایسا ناتوان ہون | کہ بلنا زندگی مجھپر گران ہی
مدینے کی تمنا مین شب و روز | دلِ رنجور بے تاب و توان ہی
مدینے کی طلبگار مین ہردم | تڑپتی روح ہی اور لب پہ جان ہی
مدینے مین مجھے پونچاوے یارب | یہی ہردم مرا وردِ زبان ہی
مدینے کی زمین کا رزق ہوجائے | یہ تن میرا جو مشتِ استخوان ہی
مدینے کی رہیگی مجکو حسرت | بدن مین جبتلک روحِ روان ہی
مدینے کی زیارت ہو میسر | مناجاتِ شہیدِ خستہ جان ہی
مدینے مین ہی میرا خاتمہ ہو | کہو آمین بس اب ختم بیان ہی

علی ہذا القیاس بحرِ طویل کی غزل مین وہ شعر جسمین والی مملکت دکن کا نام نامی ہی اوس مجالس مین اوس شعر کے پڑھنے کی ضرورت نہین

دیگر

دیکھ کر مہ کو پرستارِ ربیع الاول | مہر ہی غاشیہ بردارِ ربیع الاول
اس مہینے مین ہوا نورِ الٰہی کا ظہور | کنزِ مخفی سے ہی اظہارِ ربیع الاول
اس مہینے کے فضائل کو بشر کیا جانے | ہی خدا واقفِ اسرارِ ربیع الاول
طور کے طور پہ اربابِ نظر دیکھے ہین | ہی ہویدا سے انوارِ ربیع الاول
خمِ ابروے مہِ نو کی اشارت دیکھو | کیا عیان کرتا ہی آثارِ ربیع الاول
احمدی ہی جسنے کونین کو پرنور کیا | روزِ دشمن ہی شبِ تارِ ربیع الاول
ماہِ میلادِ پیمبر ہی یہ شہرہ مشہور | ای خوشا طالعِ بیدارِ ربیع الاول

دھوم ہے بارھوین تاریخ کی ہر جا طرف ۔۔۔ ہر طرف ہے طرّۂ دستار ربیع الاول

باغبان ازلی کا ہے یہ فرمان کہ بہار ۔۔۔ تر و تازہ رہے رکھے اشجار ربیع الاول

قوتِ نامیہ کہتی ہے کہ شاداب ہین ۔۔۔ شاخ و برگ و گل و ثمارِ ربیع الاول

نغمہ سنجان گلستان و عروسانِ چمن ۔۔۔ حمد گر کرتے ہین گفتارِ ربیع الاول

چمن آرا سے شب و روز ہے یہان نشو و نما ۔۔۔ تا شگفتہ رہے گلزارِ ربیع الاول

زندہ کرتا ہے یہ ہر سال مکرّر آنا ۔۔۔ کیا خوش آیندہ ہے تکرارِ ربیع الاول

آتشِ رشک سے حسّاد کو جلنا ہو نصیب ۔۔۔ دیکھکر گرمیِ بازارِ ربیع الاول

نقدِ جان دینے مین ہرگز نہین کرتے ہین دریغ ۔۔۔ حق کے طالب ہین خریدارِ ربیع الاول

مجھکو ذیقعدہ و شوال سے کچھ کام نہین ۔۔۔ دل سے رہتا ہون طلبگارِ ربیع الاول

سال بھر سارے مہینونکو گنا کرتا ہون ۔۔۔ بسکہ ہون تشنۂ دیدارِ ربیع الاول

جتنا ممکن ہو پڑھا جاے مجالس مین درود ۔۔۔ یہی خدمت ہے سزاوارِ ربیع الاول

مجھ سے اب مجلسِ میلاد نہین ہو سکتی ۔۔۔ دوستو مین ہون گنہگارِ ربیع الاول

نہ ہوا اسکی فرصت مجھے الدم کی تشنید ۔۔۔ ورنہ لکھتا بہت اشعارِ ربیع الاول

غزل

جب سے ہوا دہ گل چمن آرا سے مدینہ ۔۔۔ جبریل بنا بلبلِ شیدا سے مدینہ

سینہ ہے مرا دو گلشنِ صحرا سے مدینہ ۔۔۔ دل ہے جرسِ محملِ لیلا سے مدینہ

اوس دشت سے پیدا ہے تمنا سے مدینہ ۔۔۔ اس رنگ سے نکلے ہے صدا ہا مدینہ

کیا شانِ خدائی ہے کہ ہے تا دمِ محشر ۔۔۔ مسجودِ ملک روضۂ والا مدینہ

شمسے کی جھلک دیکھکے خورشید فلک ہی
جاروب کش ساحت زیبائے مدینہ

اللہ رے مہتابی زیبا کی صفائی
مہتاب ہی خاکستر صحرائے مدینہ

بوسے کی تمنا ہی جو مینائے فلک کو
جھکتا ہی سو گنبد خضرائے مدینہ

وان سکے در و دیوار مشبک ہین نظر مین
اندھیر ہو گر آنکھہ سے چھپ جائے مدینہ

وان طور ہی کچھہ اور تھا موسیٰ نے جو دیکھا
یان طور سے بڑھکر ہی تجلائے مدینہ

سو مردہ صد سالہ جلائے ہین اب تک
اک آن مین ربان مسیحائے مدینہ

مژگان سے کرین راہ کی جاروب کشی ہم
سو کوس سے گر ہمکو نظر آئے مدینہ

معشوق کا گھر خانۂ عاشق سے ہی برتر
کیا فخر ہو گر عرش سے ٹھہر جائے مدینہ

محبوب کی مسند مین بچھتی وہین ہی رہتی
یہ عرش معلیٰ نہ تھا ہمتائے مدینہ

ہر سنگ مین وانکے شرر طور ہی پنہان
ہر خشت کو کہیے ید بیضائے مدینہ

ہر چاہ سے جاری ہی وہان چشمۂ حیوان
پیاسو کے لیے خضر ہی سقائے مدینہ

قسمت یہ دکھاتی ہی کہ حسرت کی نظر سے
ہم دیکھتے ہین اونکو جو دیکھہ آئے مدینہ

آیا ہون بڑی دور سے آلودۂ عصیان
مولیٰ مجھے مت کیجیے رسوائے مدینہ

اب خواب سے تسکین نہین ہوتی ہی شیدا
بیداری مین خالق مجھے دکھلائے مدینہ

دیگر

مداح ہون جناب رسالت پناہ کا
عرش بریں پہ گوشہ ہی میری کلاہ کا

محفل مین میری نغمہ سرائی سے شور ہی
ہر سمت آہ آہ کا اور واہ واہ کا

زیبا ہی فخر و ناز مجھے جسقدر کرون
دیکھو تو مدح خوان ہون مین کس بادشاہ کا

عدیا ہے فیض وجود ہے وہ جسکے سامنے
تنکے سے کم ہے کوہ بھی کہ ہو گیا کا

اوس جا پہ عذر خواہی ہمارے ہے کیا گناہ
جس جا پہ زہرہ آب ہو ہر عذر خواہ کا

راضی اونھین کیا ہیگا وہ سب سے افضل ہے
مالک ہے جو تمام سپید و سیاہ کا

پیغمبرون کو فخر ہوا اوسکی ذات سے
سردار ہے ہر فضا ہے رتبہ سماہ کا

سر سبز کیا ہون اوس رخ تابان کے روبرو
منھ کیا ہے شمع بزم کا یا مہر و ماہ کا

شبنم کی کیا مجال جو گلگشت کر سکے
جس گلستان میں پانون نہ ٹھہرے نگاہ کا

ہو عشق کی کشش تو دل زار کیا کرے
کیا کہربا سے زور چلے برگ کاہ کا

تنہا خضر ہی تشنہ شوق لقا نہیں
یوسف بھی ہے پیاسا اوسکی چاہ کا

عاشق کے دل سے آہ نکلتی ہے اسلیے
اوسکے سوا مقام نہین دل میں آہ کا

کالا کیا تو تیرے منہ کی چمک نے اسطرح
ہو گو گنہ مدینے مین مجھ سو سیاہ کا

در پیش ہے عدم کا سفر سب کو دیکھو
جو نعت کا کلام ہے توشہ ہے راہ کا

پیغمبرون کا شاہد عادل ہو وہ شہید
کیا مرتبہ ہے نام خدا اس گواہ کا

غزل

ہے ہی تجھ پہ ہیں قربان گل و آئینہ و شمع
ہیں ترے رخ سے پشیمان گل و آئینہ و شمع

بزم ہوا دیکھا جو ہر اک نے غیرت پائی
ہم اگر ہوتے ہین نازان گل و آئینہ و شمع

سنکے اوصاف ترے حسن کے
خستہ و مضطر و حیران گل و آئینہ و شمع

دیکھ خندان بھی ہے حیران بھی ہے گریان بھی
دیکھکر صورت جانان گل و آئینہ و شمع

تیری محفل مین ہے آشفتہ نجون مہ لقا
ہمہ تن غم سے گدازان گل و آئینہ و شمع

بلبل و طوطی و پروانہ نہیں جاتے ہیں
تیرے ہوتے ہوئے اے جان گل و آئینہ و شمع

طرفہ جمعیت خاطر ہے کہ مجلس میں تری
نہیں ہوتے ہیں پریشاں گل و آئینہ و شمع

عشق میں تیرے ہوئے جاتے ہیں باہر آپ سے
کہ پھرا کرتے ہیں عریاں گل و آئینہ و شمع

رنگ او نور و صفا لائے ہیں تیرے گھر سے
ہیں ترے بندۂ احساں گل و آئینہ و شمع

صاف کہتا ہوں کہو کسکے قلم سے نکلا
اسطرح دست و گریباں گل و آئینہ و شمع

میری کلک و غزل و صفحۂ دیوان کو شہید
کہتے ہیں ہاے سخنداں گل و آئینہ و شمع

غزل فارسی

نبود چون رخ جانان گل و آئینه و شمع
که چنین نیست درو زنها گل و آئینه و شمع

هر دم از عارض تابان کسی میباشد
خسته و مضطر و حیران گل و آئینه و شمع

خون دل ریختن و محو شدن شعله زدن
از من آموخته ای جان گل و آئینه و شمع

بلبل و طوطی و پروانه بر شام و پگاه
کرده پیش تو قربان گل و آئینه و شمع

بتماشای رخ تو باشی نتواند که شود
زینت بزم و گلستان گل و آئینه و شمع

دارد از داغ غم عشق در آب و آتش
جگر و چشم و رگ جان گل و آئینه و شمع

همچو عشاق بود غرقه بخون و بی خواب
سینه سوزان شرر افشان گل و آئینه و شمع

چشم بیخواب و گداز دل و داغ جگری
یافتند از من بیجان گل و آئینه و شمع

پیش سوی تو نیرزد بجوی در بازار
گشت در عهد تو ارزان گل و آئینه و شمع

پرده بردار ز رخسار که پیش تو کشند
از حیا سر بگریبان گل و آئینه و شمع

نقطه رنگین روش صاف و فروغ معنی
هست بر صفحۂ دیوان گل و آئینه و شمع

آفرین بر تو و بر جودتِ طبعِ تو شہید	نتوان گفت بدینسان گل و آئینہ و شمع

قصیدۂ اُردو مسجّع در بحرِ طویل

آئی بہار اب ہر چمن ہے بُلبُل و گُل کا وطن دیر و حرم سے نعرہ زن آتے ہیں شیخ و برہمن

زاہد سے کہہ دو یہ سخن ہے فصلِ گُل توبہ شکن گر چاہیے عیشِ جان و تن میخواروں کا سیکھیے چلن

آئی بہارِ جانفزا لائی گلستان میں صبا پیغامِ وصلِ دلربا گُل کھلکھلا کر ہنس پڑا

موجِ ہوا نے وا کیا ہر غنچے کا بندِ قبا بُلبُل یہ کرتی ہے صدا اب میں ہوں اور سیرِ چمن

ابرِ بہاری جابجا چھڑکاؤ سا کرنے لگا بدلی گلستاں کی ہوا ہر نخل پھولا اور پھلا

تا جان و دل ہو مبتلا مشاطہ بن بن کر صبا سلجھاتی ہے صبح و مسا سنبل کی زلفِ پُرشکن

ساقی جو شوخ و شنگ ہے مستِ مئے گلرنگ ہے مطرب جو خوش آہنگ ہے محوِ نوائے چنگ ہے

دل عیش کا اورنگ ہے غم خستہ و دلتنگ ہے بلبل ہے خوشدل رنگ ہے شادی سے گُل ہے خندہ زن

سونگھیں جو پھولوں کی مہک بیہوش ہوں حور و ملک دیکھیں جو غنچوں کی چمک جل جائے انجم کی پلک

برقِ تجلّی کی جھلک روزِ ازل سے اب تلک آگہ نہ تھا جس سے فلک دیکھینگے اب مرد و زن

شمشاد نے گلزار سے گلزار نے گلنار سے گلنار نے رخسار سے رخسار نے دیدار سے

دیدار نے گفتار سے گفتار نے رفتار سے رفتار نے دلدار سے سیکھا ہے شوخی کا چلن

ہر لالے کا داغِ جگر نرگس کا ہے کحل البصر سوسن زبانِ حال پر لاتی ہے دل سے یہ خبر

اٹھا ہے وہ رشکِ قمر جسکی تجلّی دیکھکر زیبا ہے گر تارِ نظر بن جائے سورج کی کرن

غُل ہے یہی ہر چار سو آتا ہے وہ اب ماہرو جسکی تھی ہمکو جستجو کرتے ہیں باہم گفتگو

پیمانے سے ملکر سبو مطلب سے ملکر آرزو سبزے سے ملکر آبجو نسرین سے ملکر نسترن

اک لخت خاکِ گلستان ہی رنگِ گل سے اغوان بلبلِ چمن ہین ہمزبان شاخِ گل پر نغمہ خوان
نشو و نما کتھی ہی ہان ہشیار ہواے باغبان ہشیار ہواے باغبان آراستہ کر انجمن
باغِ جہان آباد ہی یان سرو بھی آزاد ہی قمری نہایت شاد ہی نہ صید نہ صیاد ہی
ہان محفلِ میلاد ہی وقتِ مبارکباد ہی جبریل کو ارشاد ہی مشہور کر دے یہ سخن
نورِ خدا پیدا ہوا خیر الوریٰ پیدا ہوا بحرِ عطا پیدا ہوا ابرِ سخا پیدا ہوا
نجم الہدیٰ پیدا ہوا بدر الدجیٰ پیدا ہوا شمس الضحیٰ پیدا ہوا پیدا ہوا شاہِ زمن
امّی لقب پیدا ہوا جانِ طلب پیدا ہوا والا حسب پیدا ہوا عالی نسب پیدا ہوا
محبوبِ رب پیدا ہوا ماہِ طرب پیدا ہوا شاہِ عرب پیدا ہوا پیدا ہوا شیرِ وطن
کنزِ نہان پیدا ہوا عینِ عیان پیدا ہوا فخرِ زمان پیدا ہوا شاہِ شہان پیدا ہوا
روحِ روان پیدا ہوا جانِ جہان پیدا ہوا مطلوبِ جان پیدا ہوا پیدا ہوا مقصودِ تن
سلطانِ دین پیدا ہوا شاہِ زمین پیدا ہوا ماہِ حسین پیدا ہوا عین الیقین پیدا ہوا
مسند نشین پیدا ہوا لا مکان مکین پیدا ہوا وہ نازنین پیدا ہوا نازان ہی جس سے جان و تن
نورِ رشتہ کون و مکان تھا کنزِ مخفی مین نہان جب سے کہ نہان و عیان دونون تھے بے نام و نشان
آگہ نہ تھا کن سے فکان معدوم دونون تھے جہان تن کو نتھی یہ جان جان کو نتھی فکرِ بدن
جو غیب مین محصور تھا اس نور سے منظور تھا وہ پردہ جو مستور تھا اس نور سے معمور تھا
یہ نور ہی مشہور تھا یہ نور ہی مذکور تھا جو کچھ کہ تھا یہ نور تھا کیف و کم بی با و سن
وہ سایۂ ذاتِ احد وہ مظہرِ نورِ صمد مستنظرِ فیضِ ابد فرمان دہِ ہر نیک و بد
لایا جہان مین مستند مُہرِ نبوت کی سند محسودِ اربابِ حسد محمودِ ربِّ ذو المنن
وہ بادشاہِ دو جہان وہ قبلہ گاہِ مقبلان وہ رہنماے انس و جان وہ دستگیرِ بیکسان

وہ ہمدم دلخستگان وہ چارۂ درد نہان وہ مصدر فیض عیان وہ مظہر سر علن

مہ نے جو کی اوسپر نظر ٹکڑے ہوا اوسکا جگر تسبیح خوان تھے سنگ و شجر لکڑی ہوئی تھی نوحہ گر

اوس مہ لقا کے پانو پر سجدے لگے کرنے شجر اوس وادیٔ پرخس کو دیکھکر فریاد کر اوٹھا ہرن

اوسکا براق بادپا شرمندہ ہوتی ہے ہوا اوس نازنین کو لے اوڑا اسطرح نکہت کو صبا

بن ہی گیا اور وہ گیا جا عرش تک پہونچا دیا سرگشتۂ شل گرد تھا گرد اوسکے گردون کہن

جس دم ہوا وہ جلوہ گر سب پڑ گئی اکسیر کا گھر اوسکی تجلی دیکھکر کہتے تھے سب اہل سخن

یا رب یہ کیسا ہی بشر جسکی ادا سے سربسر آتا ہی عالم مین نظر سب سے نرالا بانکپن

کیا حسن کیا رخسار ہی کیا طرۂ طرار ہی کیا نرگس بیمار ہی کیا ابروی خمدار ہے

کیا لب ہین کیا گفتار ہی کیا قد ہی کیا رفتار ہی کیا جامہ کیا دستار ہی پوشاک کو دیکھو نہین

عمامہ جو ہی زیب سر اوسکی صفائی دیکھکر مہتاب سے بڑھکر قمر خورشید سے روشن سحر

بنگلا تو دیکھو کسقدر ہی زینت موی کمر اوس قامت موزون پر سایہ ہی کیسا پیرہن

ایام مولود آگئے آثار بہبود آگئے اوقات محمود آگئے اسباب مقصود آگئے

احباب مسعود آگئے اعیان موجود آگئے راحت کے دن روز عید آگئے تازہ ہوئے عہد کہن

پھر مجلسین ہونے لگین تازہ ہوا ایمان و دین پھر نور رب العالمین ہی جلوہ افروز زمین

پھر ہر دل اندوہگین ہونے لگا عشرت گزین پھر ہو گیا ہی بالیقین شادی کا گھر بیت الحزن

عشاق کیا سامان کرین کیا ہدیۂ سلطان کرین کیا دعوت یاران کرین کیا خدمت شایان کرین

ہان نذر نقد جان کرین جان فدیۂ جانان کرین اوس پر قربان کرین اور ہدیہ فرزند وزن

ہر بزم عیش جاودان گم ہی شہید خستہ جان دیوانہ دیکھو ہی کہان کہدو کہ حاضر ہو یہان

وہ بلبل ہندوستان ہو فداہ ہین نغمہ خوان مشتاق ہین پیر و جوان سب نکتہ سنجان دکن

قصیدهٔ فارسی مسمّی به سحر البیان در بحر طویل بجواب قصیدهٔ عبد الواسع
جبلی از روی طوالت بحر و جواب قصیدهٔ شیخ اوحدی در جمع
و تفریق بزیادت رعایت سجع

آمد بهار پُر فتن سرگرم آشوب زمن از رنگ گلهای چمن در خار و خس آتش فگن
گلگون قبا گل پیرهن رنگین ادا نسرین بدن نازید بر خود برق زن در خرمن صبر جان و تن
آمد بهار نغز ران همراز حسن دلبران در مسار عشق بیدلان با بلبل و گل در جهان
چین بر جبین سرگران با سرخوشی دامنکشان خندان چو گل افشان کنان با سبز پوشان چمن
آمد بهار جاودان سرگرم تاراج خزان از سنبل و گل هر زمان با دود و آتش همعنان
در شرح وصف گلستان با برگ سوسن همزبان در سیر گلشن توأمان با نرگس از چشمک زنان
آمد بهار دلکشا مخمور سر تا پا در جیب و دامان صبا از نکهت گل عطرسا
با غمزهای غمزده با عشوه‌های دلربا از شاهدان مه‌لقا چالاک‌تر در مکر و فن
زرین کله گلگون قبا جادو نگه رنگین ادا پا بر زمین سر در هوا عشرتگزین صحبت گرا
بیگانه خو و آشنا آئینه بین حیرت‌نما ساغر بکف مست ادا مستی فزا توبه شکن
سرو چمن از خودسری جوید بطوبی همسری نرگس بعجز جادوگری سرگرم ناز دلبری
از زهره و از مشتری گم دیده جان از مشتری گل همچو رخسار پری سنبل چو زلف پرشکن
پروانگی بخشد صبا تا عندلیب بینوا بهر حصول مدعا پروانه سازد خویش را
زان رو که در بستان سرا از لاله و گل جابجا هر دل زند در گی عیان شمع نشست در گلشن
تا ناز بیری خستهٔ افسرده دیدارها آن همه گلهای گلشن کار زن

داره که در گلزارها ثمر میکشد از خارها بالید یکسر بارها از خرمی بر خویشتن

گل گل کرده از هر خار گل در کوچه و بازار گل در دشت و در گلزار گل در دامن کهسار گل

بر سر در و دیوار گل بر سر سرو دستار گل در سبحه و زنار گل بستند شیخ و برهمن

گشتی جدا دریا جدا گلشن جدا صحرا جدا اسما جدا اشیا جدا املا جدا انشا جدا

ساقی جدا صهبا جدا اعضا جدا اجانا جدا ساغر جدا مینا جدا مست اند و شاد و خرم زمن

وقت ست اگر خشک و تر با هم شود شیر و شکر وقت ست اگر شام و سحر جویند وصل یکدگر

وقت ست بالیدن اگر بالیدگی گیرد ز سر تا ور نه گنجد از اثر نشو و نما در پیرهن

از مقدم نور خدا شمس الضحی بدر الدجی نجم الهدی خیر الوری بحر عطا ابر سخا

کان حیا کوه وفا بان علا شان علا شمع لقا مهر ضیا ماه صفا شاه زمن

محبوب سبحان فخر امم مهر عرب شاه عجم عالی نسب ابر کرم والا حسب دریا همم

امی لقب عالی علم گنج طرب کنز قدم فوز طلب فیض اتم عرشی مکان یثرب وطن

پیدا شده از فیض او هر روز و شب و شام و سحر برگ و گل و شاخ و ثمر حور و ملک جن و بشر

در قالب خاکی اگر نورش نه گشتی جلوه گر هرگز نیاوردی خبر جان از تن و روح از بدن

بر گرد ایوان نازنین خم گشتن زلفش ببین یا شام ست یا رب اینچنین یا صبح خندان عنبرین

یا سنبل ست و یاسمین از وصل هم عشرت گزین یا شمع کافور ست این در سایه مشک ختن

بوئی از آن زلف دوتا آرد اگر باد صبا هر مرده برخیزد ز جا مستانه بر لب مرحبا

لطف عرق بنگر که تا یک قطره او هر کجا با خاک گردید آشنا نسرین دمید و نسترن

از نور خلعت بر تنش تاج لعمرک بر سرش خیل رسولان لشکرش فوج ملائک چاکرش

تقدیر حاضر بر درش حکم قضا فرمان برش لوح و قلم از دفترش جمع هنر سر و علن

در محفلِ میلادِ او پیمانه رقصد با سبو دلها ز زلفِ مشکبو مرهونِ منّت مو بمو

بلبل بگل از آرزو پیوسته دارد گفتگو پروانه یابد آبرو از وصلِ شمعِ انجمن

بر آستانِ او جبین سایند خوبانِ حسین مجنون چه دارد در وی این کز عشقِ او گردد چنین

گر ناقهٔ آن نازنین بیند خرامان بر زمین از لیلیِ محمل نشین ناید بجز مجنون شدن

غلمان و حور از هر طرف لمعانِ نور از هر طرف غیب و حضور از هر طرف رنگِ ظهور از هر طرف

ناز و غرور از هر طرف عیش و سرور از هر طرف نزدیک و دور از هر طرف سرگرمِ بزم آراستن

اختر شماران هر طرف دفتر نگاران هر طرف آئینه داران هر طرف خدمتگذاران هر طرف

چابک سواران هر طرف امیدواران هر طرف چون من هزاران هر طرف جمعند در فکرِ زمن

سرو چراغان یکطرف شمعِ شبستان یکطرف گل در گلستان یکطرف رقصان و خندان یکطرف

قمری بافغان یکطرف پروانه سوزان یکطرف بلبل غزلخوان یکطرف از شورشِ وای همچو من

خضر و مسیحا یکطرف هارون و موسیٰ یکطرف ذوقِ تمنا یکطرف شوقِ تماشا یکطرف

جبریل تنها یکطرف عشاقِ شیدا یکطرف گم کرده خود را یکطرف دارند بر لب این سخن

ای میهمان خوش آمدی جانِ جهان خوش آمدی شاهِ شهان خوش آمدی سرو روان خوش آمدی

آرامِ جان خوش آمدی کنزِ نهان خوش آمدی عینِ عیان خوش آمدی خوش آمدی ای بت شکن

ای دلربا خوش آمدی ای خوش ادا خوش آمدی ای رهنما خوش آمدی دین پرورا خوش آمدی

ای مه لقا خوش آمدی ای مرحبا خوش آمدی ای مرحبا خوش آمدی رفتم زخود زین آمدن

ای جانِ ما خوش آمدی جانانِ ما خوش آمدی درمانِ ما خوش آمدی برهانِ ما خوش آمدی

سلطانِ ما خوش آمدی مهمانِ ما خوش آمدی ایمانِ ما خوش آمدی ما و فدایت جان و تن

قطعه

این چهرهٔ زیبای تو این قامت رعنای تو این نرگس شهلای تو این زلف عنبرسای تو
مژگان صف آرای تو ابروی جان فرسای تو لعل شکرخای تو دندان تو زیب دهن
اول زمه گیرد نشان ثانی ز محشر امتحان ثالث شکیب از مردمان چارم دم از زنجیریان
پنجم دل از دست تابان سادس نعل تاب و توان هفتم قرار تن جهان هشتم مدار جان ز تن

قطعه

بیدار و اندر شب سحر می‌آورد از سودا خبر می‌بارد از خود مشک تر بر دارد از محشر اثر
آویزد از تار نظر می‌خیزد از دل تا بسر خون بیزد از داغ جگر انگیزد آسیب زمن
اول ز زلف تار تو ثانی سواد موی تو ثالث سر گیسوی تو چارم قد دلجوی تو
پنجم بهار کوی تو سادس هوای بوی تو هفتم خم ابروی تو هشتم غم سیب ذقن

قطعه

با عارض تابان تو با طرهٔ پیچان تو با نرگس فتان تو با ابرو و مژگان تو
با قامت ذی شان تو هم با دُرِ دندان تو هم با لب خندان تو هرگز نیارد دم زدن
نکهت ز گل صبح از صفا ظلمت ز شب مشک از خطا ساغر ز می سحر از [illegible] تیغ از اجل تیر از قضا
سرو از ادا شمع از ضیا آب از گهر تاب از سها مرجان ز جا [illegible] تنگ از حنا گوهر ز کان دُر از عدن
ای از صفت ذوالت بری نازد ز تو پیغمبری از ماه و مهر خاوری از زهره از مشتری
تا گوی سبقت می‌بری با تو ز روی خودسری گر شمع جوید همسری باشد سزاش گردن زدن
[illegible] پر زمان از گفتگو کان خسته با [illegible] ملاحت [illegible] گر بند جو [illegible]

گر بگذری دامنکشان بر تربهٔ خاک کشتگان ترسم که این خاکی تنان سر بر آرند از کفن

نور تو از روز ازل تا جلوه‌گر شد در محل انداخت از حسن عمل در کار شیطان صد خلل

شد لات و عزّا و هبل در عهد حکمت مبتذل از بیم قهرت مشتعل ورد دو شش را اهرمن

ای مهر و مه را جان گزین از سجده‌ات داغ جبین ای بر درت عرش برین چون آسمان بر سر زمین

ای شاه مسند نشین بر تخت رب العالمین ای شهپر روح الامین در محفل تو باد زن

اکنون ز نعت تو بکف سرمایه دارم از شرف زین بیشتر از بهر رو شغف با مدح تو دم بو علم طرف

گه لعل را گفتم خزف گه سنگ را در نجف عمری عبث کردم تلف در وصف پیل و کرگدن

گه شاه را گفتم گدا گاهی گدا را بادشا گه نخل را گفتم سخا گه خاک را ابر عطا

گه مهر را گفتم سها گه ارض را گفتم سما گه زاغ را گفتم هما گه باز را گفتم زغن

از حرص و سودای جنون میداشتم در سر فزون شرمنده‌ام بیحد کنون زان نا ستوده گفتگو از مکر و فسون

حاصل نشد دنیا و دون جز مغز جان جوی خون از پوستم نامد برون شد پوستین من کفن

دیوانه ام لا یعقلم از هر دو عالم غافلم زان چین ابرو بسملم فارغ ز تیغ قاتلم

تا همدم آب و گلم با زلف و مژگان شاغلم از بهر منصوبه دلم کافیست این دار و رسن

ای مظهر نور خدا ای مرجع شاه و گدا دانی که در شوقت چها بر من گذشت از ابتلا

چون عندلیب بی‌نوا از آشیان هستم جدا بیگانه گشتم ز آشنا گردیده ام دور از وطن

از دوری آن آستان تا کی کنم شور و فغان اکنون ز دست این و آن ای میر مردان دستان کن

ای دستگیر بیکسان دستی که بیتاب و توان بی دست و پا خسته جان افتاده ام اندر سکن

تن محمل شوق جرس از درد نالم هر نفس هر چند بینم پیش و پس فریاد و غمخوار است و بس

ای پادشاه دادرس لله بفریادم برس تا کی شنید اندر قفس نالد چو بلبل از محن

در بزمِ میلاد این زمان رنگِ اجابت شد عیان باید که در ختمِ بیان باشند دعا وردِ زبان
هم بانی و هم حاضران هم سامع و هم مدح خوان باشند دائم شادمان یا رب بحقِ پنجتن
سنجیده گفتم داستان بلوِ صبا این ارمغان از من رسان با دوستان در کشورِ هندوستان
آهنگِ این سحر البیان جوید مذاقِ نکته دان حاسد نمیداند زبان جاهل نمی فهمد سخن

غزل

بگیسو شانه کن از خواب چشمِ سرمه سا بکشا ... پی صیدِ غزالانِ حرم دامِ بلا بکشا
بخورشید آتش افگن قفلِ صبحِ دلکشا بکشا ... نقاب از چهرهٔ تابان بکش بندِ قبا بکشا
بشرحِ معنیِ واللیل هر کس گفتگو دارد ... تو برخیز این معمّا را الشرح والضحی بکشا
بمحشر نامهٔ اعمال خواهند از سیه کاران ... بیا بهرِ خدا بر چهره زلفِ مشکسا بکشا
رهائی هرگز از دامِ گرفتاری نمیخواهم ... طپیدن آرزو دارد دلِ من دست و پا بکشا
اگر از شوق بکشایند چون آئینه آغوشی ... درِ راحت برِ سوختگانِ با صفا بکشا
اسیرانِ قفس را رخصتِ سیرِ گلستان ده ... گره از کاکلِ مشکینِ خود ای مه لقا بکشا
سراپا عقدهٔ مشکل شدم چون شبنمِ غلطان ... تو ای خورشید طلعت بر سرِ بالین بیا بکشا
بگیسوی شهیدِ کربلا و روی گلگونش ... گره از کارم ای شیرِ خدا مشکل‌کشا بکشا

ترجیع بند

عاجزم مفلسم پریشانم ... چاره کارِ خود نمیدانم
صرف شد عمرِ من بحرص و هوا ... روز و شب مبتلای عصیانم
بادشاها بحالِ من رحمے ... که بود رحمتِ تو درمانم
حاجت عرض حاجتے نبود ... بر تو پیداست دردِ پنهانم

از گناهی که بر تو مخفی نیست
سخت شرمنده ام پشیمانم
تلخ شد کام من بناکامی
همه تن وقف داغ حرمانم
بیکسم جز درت پناهم نیست
در دم بیکسی ترا خوانم

یا حبیب الاله خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

گو بپاس ادب ز دامن شاه
دست عجز گدا بود کوتاه
لیک دامانت از درازی جود
خود فتد در کف فتاده راه
اعتراف من از گنهگاری
هست عذر گنه تر ز گناه
گرچه از کثرت سیه کاری
نامه دارم چو روی خویش سیاه
لیک مایوس نیستم که نه گشت
هیچ کس نا امید زین درگاه
میزند موج بحر رحمت عام
خاص از بهر تشنگان گناه
رحم کن جرعه بکامم ریز
تشنه مگذار رحمة لله

یا حبیب الاله خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

دور سازان درکه از تو باد آباد
عمر بیهوده میرود بر باد
کی ز کنج قفس کشم پرواز
کی ازین قید غم شوم آزاد
کی فشانم گهر ز دامن جان
کی ستانم ثمر ز نخل مراد
کی کنم کام جان و دل حاصل
کی شوم جبهه سای کوی وداد
چند اشک شرر فشان ریزم
چند آتش زنم بدامن باد

چند سوزم در آتشِ دوری
چند گریم ز دردِ مهجوری

چند نالم بنجا ظهر ناشاد
راه گم کرده میکنم فریاد

یا حبیب الإله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

چند گردم ز آستانه جدا
از درِ خویشتن چنین مارا
بهرِ صدیق بحرِ صدق و صفا
بهرِ عثمان که هست ذوالنورین
دین پناها بحرمتِ جبریلؑ
رحم کن رحم بر منِ مسکین
همچو نقشِ قدم به بسترِ خاک

در بدر خوار و خسته و رسوا
تو مگردان سگِ درِ خود را
بهرِ فاروقِ عادلِ یکتا
از برای علیِ شیرِ خدا
بادشاها بحقِ وحیِ سما
بهرِ سبطین و فاطمه زهرا
همچو افتاده ام برای خدا

یا حبیب الإله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

طوطیم مدحِ تو بیانِ منست
گر برانی ز در و گر خوانی
میگدازم چو شمع سر تا پا
گر ز ایمانِ من سوال کنند
گر همه نیک و در بدست شهید
… تا من که مو چیرا نیست

بلبلم وصفِ تو فغانِ منست
آستانِ تو آشیانِ منست
سوختن شرحِ داستانِ منست
خود بخود ما کز امتحانِ منست
مدح خوانِ منست از آنِ منست
همچو آئینه ترجمانِ منست

سرور او حیاتِ بعدِ ممات — ہر دم این نغمہ بر زبان ہست

یا حبیب الالہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

تمت

خاتمة الطبع

فراوان حمدِ خلاقِ جہان ہی — خداوندِ زمین و آسمان ہی
درودِ مصطفی بے حد و پایان — کہ جسکے نور سے عالم عیان ہی
اور اونکی آل اور اصحاب اوپر — کہ ہر اک رہنماے گمرہان ہی
پھر اوسکے بعد ای اخوانِ دیندار — محمد عبدِ رحمن کا بیان ہی
کلامِ اہلِ دل سے مجکو ہی شوق — خصوصاً جو نبی کا مدح خوان ہی
کہ جیسے عاشقِ زار سخنور — شہیدِ نکتہ پرور خوش بیان ہی
ہی اوسکو عشقِ محبوبِ خدا سے — ثناخوانِ رسولِ انس و جان ہی
کلام اوسکا ہی ایسا پر حلاوت — کہ شیرین اوسکو پڑھکر کام جان ہی
دیارِ ہند مین جو کچھ لکھا تھا — جوان دہر کا وردِ زبان ہی
مگر الحال تقدیرِ خدا سے — دکن مین طوطیِ ہندوستان ہی
محافل مین جو انکے پڑھے ہین مولد — سو ہر محفل برنگِ گلستان ہی
محی الدولہ کی ہوتی تھی محفل — کہ خوبی اوسکی خارج از بیان ہی
دریغا اب قضاے ایزدی سے — ہوا وہ منتقل سوے جنان ہی

نہایت فیاض با اخلاق تھا وہ — کہ اوسکے فوت سے گریان جہان ہے
بیان کب ہو سکین اوسکے محاسن — کہ مثل اوسکے جہا مین اب کہان ہے
جو سالِ فوت مین کی فکر مینے — کہ اوسکے فوت کا اسمین نشان ہے
دل اسکا جنت الماویٰ مین گر شاد — دعا حق سے یہ اب وردِ زبان ہے
لکھا ہے جو کسی نے ذکرِ میلاد — کہ اب تک اونکا عالم مین نشان ہے
شہیدِ عاشقِ خیر الوریٰ سے — ہوا یہ نظم ذکرِ گلستان ہے
وہ خود محفل مین جب پڑھتے ہین اسکو — چمن مین گویا بلبل نغمہ خوان ہے
جب اہلِ بزم سنتے ہین تو اونکی — تڑپتی روح ہے لب پر فغان ہے
یہ رقت ہو کہ ہر اک اہلِ محفل — مثالِ مرغِ بسمل نیم جان ہے
رہے یہ فیض دائم اونسے جاری — جہان مین فیض کا جبتک نشان ہے
کلام اون کا یہ مجکو ہاتھہ آیا — کہ اوسکے وصف مین قاصر زبان ہے
ہزار و دو صد و نود و دو مین — سنِ ہجری مہِ رمضان عیان ہے
کیا مطبوع کر کے مینے شائع — کہ شادان اوس سے روحِ دوستان ہے
الٰہی کر قبول اسکو کہ تجھہ سے — دعاے کمترینِ بندگان ہے

تمت

مناجات از مولوی حافظ محمد لطف علیخان صاحب متخلص بہ لطف بریلوی

یا خدا پھر بھی اب تو مدینا دکھلا — جیتے جی لطفِ باغِ جنان بندے کو مولا دکھلا
یا خدا احمدِ مختار کا کوچا دکھلا — حد سے مشتاق ہون فردوس کا نقشا دکھلا

طور پر حضرت موسیٰ کو غش آیا جس سے
محو دیدار ہون وہ مجکو تجلی دکھلا

ظلمت کفر کو یا رب کیا زائل جس نے
اک نظر اوسکا مجھے چاند سا مکھڑا دکھلا

نور سے جسکے ہوا ہی یہ ظہور کونین
یا خدا نور کا اوسکے مجھے جلوہ دکھلا

باغ فردوس کا ہر پھول ہی بلبل جسکا
اوس گل تر کا خدایا رخ رعنا دکھلا

شوق دیدار ہی حد سے فزون ہی مجکو
یا خدا ایک نظر وہ رخ زیبا دکھلا

تا بکی شوق شہادت مین پھرون آمادہ
یا خدا مین بھی شہیدی ہون وہ روضا دکھلا

حشر کے روز خدا سے یہ کہونگا ای لطف
اپنے محبوب کو تو آج خدایا دکھلا

غزل دیگر

اگر کچھ وصف لکھون قد رعنائے پیمبر کا
قلم کو سر بلندی ہے ملے رتبہ صنوبر کا

نہ مجکو فکر دنیا ہی نہ اندیشہ ہی محشر کا
وسیلہ ہر دو عالم کے لیے کافی پیمبر کا

ہوا ہی عشق دلکو خال رخسار پیمبر کا
ستارہ اوج پر ہی اندنون اپنے مقدر کا

بھرا ہی نور سینہ مین یہ کس روئے منور کا
کہ داغ دلمین عالم ہو گیا خورشید محشر کا

ہوا ہون جلسے شیدا قد رعنائے پیمبر کا
لگا ہی شاخ طوبیٰ مین قلم دلکے صنوبر کا

ہزار دن نور کے شعلے نکلکر اوڑ گئے منہ سے
لیا ہی نام جب اوس آفتاب ذرہ پرور کا

وہ جلوہ ذرہ راہ نبی کو حق نے بخشا ہی
کہ دھوکا اوسپہ ہو جاتا ہی مہر و ماہ و اختر کا

ڈھونڈا ان محبوب خدا کا وصف کیسے لکھون
تو اک اک نقطہ مین ہر شعر کے عالم ہو گوہر کا

گیا اللہ اکبر وان حبیب خالق اکبر
کہ جبریل امین کو خوف ہی جس جا پہ شہپر کا

ملون بے اشتیاق دل گیا نہ آنکھین اونکے قدمونسے
کوئی زائر جو ملجاوے رسول پاک کے در کا

گھٹلے گی فصد میری خار صحرا مدینہ سے
خیال خام دل سے دور کر فصاد نشتر کا

نبی کی زلف و عارض کا مجھے دھوکا ہے یارب
نہیں خواہاں ہے دل میرا گلاب و عطر و عنبر کا

قیامت یاد قامت میں ہی فریاد کرتا ہوں
کہ ہمسایہ ہو کے جاتا ہے دھوکا شور محشر کا

نہ ہوں تشنہ میں دیدار پاک مصطفیٰ کا ہوں
لگاؤں منہ سے جنت میں نہ ساغر حوض کوثر کا

یہاں تک سفر کر دوں گر خدا پہنچا دے اوس رنگ
کہ ہو سر میں نشان خنجر کا اور تیغ میں ہو سر کا

مدینہ تک نسیم صبح گر پہنچے تو یہ کہنا
بلالو لطف کو یا شفیع صدقہ آل اطہر کا

غزل دیگر

کوئی بھی ہم نہ ہوگا عاصیو جب ہم شفیع
ہو سکے ہیں آپ ہر اک کے وسیلہ سرور عالم شفیع

کیوں نہ ہو روز حشر کے دن کو آن ہوں غم و غم
کہتے ہیں سب ہم شفیع المذنبین کو ہم شفیع

حشر تک ہوتی نہ استغفار سے توبہ قبول
گر محمد مصطفیٰ ہوتے نہ ہاں آدم شفیع

ہم وہ مجرم ہیں کہ ہوتے مورد قہر خدا
گر محمد سا نہ ہوتا رحمت عالم شفیع

لطف گر اشک ندامت کا گنہگار و شفیع
آتش دوزخ کا ہے یہ دیدۂ پرنم شفیع

الحمد للہ والمنہ کہ کتاب پاکیزہ مسمی بہ قصائد نعتیہ تاریخ یکم رجب المرجب ۱۲۹۹ سنہ ہجری کو زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوئی ✣ ✣ ✣

وجہ مہر و دستخط چونکہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہے لہذا مہر و دستخط مہتمم کے ثبت ہوئے ✣

محمد روشن خان حنفی ۱۲
محمد عبدالرحمن بن حاجی

العبد
عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن خان حنفی بقلم خود